روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 27/اپریل 2010ء 12 جمادی الاول 1431 ہجری 27 شہادت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 92

اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بننے کیلئے ضروری شرط تقویٰ ہے اور تقویٰ بھی شکرگزاری سے ہی بڑھتا ہے

خدا تعالیٰ اپنی طرف بڑھنے والے بندے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا اور انعامات سے نوازتا ہے

پردہ عورت کی عزت کے لئے ہے، یہ تصور ہر مذہب نے دیا ہے اس لئے عورت کی عزت دین کی عزت کے ساتھ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اپریل 2010ء بمقام بیت نور سوئٹزرلینڈ کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23/اپریل 2010ء کو بیت نور سوئٹزرلینڈ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ بذریعہ انٹرنیٹ سٹریم ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں اکثر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنیں اور حقیقی شکرگزاری کیلئے ضروری شرط تقویٰ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی شکرگزاری اور اس کے اظہار کی طرف توجہ دلائی ہے جو کہ کامل فرمانبرداری اور اس کے حکموں کی پابندی ہے۔ فرمایا کہ عبد شکور بننے کیلئے اپنے دل و دماغ میں اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کو یاد رکھتے ہوئے ہمیشہ اس کی حمد کا اظہار ہو، اپنی زبانوں کو اللہ کے ذکر سے تر رکھیں اور اس کا پیار دل میں ہو۔ پس یہ شکرگزاری کا مضمون ہے جو نیکیوں اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق دیتا ہے اور تقویٰ بھی شکرگزاری سے ہی بڑھتا ہے کیونکہ شکرگزاری بھی ایک نیکی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے لئے شکور کا لفظ استعمال کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی عاجزی اور شکرگزاری اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کو پسند کیا ہے۔ جب انسان سچے دل سے ہر نیکی خدا تعالیٰ کی خاطر بجالاتا، اس کا شکرگزار بندہ بنتا اور خالص ہو کر اس کی طرف جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں اپنے بندے کو ڈھانک لیتا، اس کے گناہوں اور کمزوریوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور اپنی طرف بڑھنے والے اپنے بندے کے ہر قدم کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے انعامات میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیت کے ساتھ اس طرح چمٹ جائیں جو ایک مثال ہو، اگر جماعت کی قدر نہیں کریں گے، اگر خلیفۂ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف خود بلکہ اپنی نسلوں کو بھی خدا کے فضلوں اور دین سے دور کرتے چلے جائیں گے، اگر یہ دنیا آپ کو دین سے دور لے جارہی ہے تو یہ انعام نہیں ہلاکت ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار اور بے قدری ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی بیعت ایک بہت بڑا اعزاز ہے پس اس اعزاز کی قدر کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جن باتوں پر ہم سے عہد بیعت لیا وہ مختصراً یہ ہیں کہ ہر بیعت کرنے والا ہر قسم کے شرک سے دور رہے گا، ہر قسم کے جھوٹ، زنا، بدنظری، لڑائی جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد اور بغاوت سے ہر صورت میں بچتا رہے گا، نماز باجماعت کی پابندی کرے گا، نفسانی جوش کے تحت نہ زبان سے اور نہ ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچائے گا، ہر حالت میں تنگی ہو یا آسائش، خدا تعالیٰ سے بے وفائی نہیں کرے گا بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں قدم آگے بڑھائے گا، دنیا کی رسموں اور ہوا و ہوس سے باز رہے گا اور اللہ اور رسولؐ کے ساتھ کامل اطاعت کا نمونہ دکھلائے گا۔ ہر قسم کا تکبر چھوڑ کر عاجزی اختیار کرے گا۔ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ دین کو اپنی جان، مال، عزت، اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ خلق اللہ سے ہمدردی اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔ شرائط بیعت کی آخری شرط میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجھ سے اطاعت اور تعلق سب دنیاوی رشتوں سے زیادہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ حضرت مسیح موعود کی ہمارے سے توقعات ہیں۔ اگر ہم حقیقت میں حضرت مسیح موعود سے تعلق جوڑنا چاہتے ہیں تو ہمیں آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پردہ عورت کی عزت کیلئے ہے اور یہ تصور ہر مذہب نے دیا ہے کہ عورت کی عزت قائم کی جائے اور دین حق عورت کی عزت و احترام اور حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ پس یہ کوئی جبر نہیں ہے کہ عورت کو باپردہ بنایا جاتا ہے یا حجاب کا کہا جاتا ہے کیونکہ عورت کو اس کی انفرادیت قائم کرنے اور مقام دلوانے کیلئے یہ سب کوشش ہے۔ فرمایا کہ میں ان احمدی لڑکیوں کو بھی کہتا ہوں جو کسی قسم کے کمپلیکس میں مبتلا ہیں کہ اگر دنیا کی باتوں سے گھبرا کر یا فیشن کی رو میں بہہ کر انہوں نے اپنے حجاب اور پردے اتار دیئے تو پھر آپ کی عزتوں کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔ آپ کی عزت دین کی عزت کے ساتھ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے بعد قدرت ثانیہ کے آنے کی خوشخبری دی تھی جو دائمی ہوگی۔ اس قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے ساتھ کامل اطاعت اور وفا کا نمونہ بھی آپ دکھائیں گے۔ اگر ہر ایک اس حقیقی تعلق کو قائم رکھنے کا عہد کرے گا تو وہ حقیقت میں آپ کی جماعت میں شمار ہوگا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کیلئے ہو جاتے ہیں۔ پس تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اس کو مقدم کرلو اور اپنے لئے آنحضرتؐ کی پاک جماعت کو ایک نمونہ سمجھو، ان کے نقش قدم پر چلو۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ لیتا رہے۔ آمین

بلند کردار کا حامل

انگریزی زبان کے مشہور انشا پرداز ادیب اور مصنف تھامس کارلائل رسول اللہؐ کے بارہ میں لکھتے ہیں۔ آپ کسی قسم کے بھی آرام وعیش کو پسند نہ فرماتے تھے۔ آپؐ کا گھریلو اسباب بہت ہی معمولی تھا۔ آپؐ کی غذا جو کی روٹی تھی۔ بسا اوقات مہینوں آپؐ کے گھر چولہے میں آگ نہ جلتی تھی۔ مسلمانوں کو بجا طور پر فخر ہے۔ کہ آپؐ اپنے جوتے کی خود مرمت فرمالیا کرتے تھے۔ اپنے کپڑوں میں خود پیوند لگا لیتے تھے۔ آپؐ نے زندگی محنت پسندی اور عسرت میں بسر فرمائی۔ اگر محمدؐ کا کردار بلند نہ ہوتا تو ان کی قوم ان کو اس طرح دل سے نہ چاہتی۔ دنیا میں کسی شہنشاہ کے احکام کی کبھی ایسی اطاعت نہیں کی گئی جیسی گدڑی میں لپٹی اس عظیم ہستی کی کی گئی۔ ان کا تئیس سالہ دور نبوت ایک ہیرو کی تمام صفات اپنے اندر لئے ہوئے۔

(On Heroes Hero- Worship and the Heroic in History by T.Carlye P.87)

حضور انور کی ایک خواہش و دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ 2009ء کے نام اپنے پیغام میں فرمایا:

''سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں پر بہت زور توجہ دیں۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر احمدی کی اور خاص طور پر عہدیدار کی، کہ جماعتی ترقی اور حالات کی بہتری کے لئے بہت دعائیں کریں۔ نہ صرف اپنی فرض عبادتوں کے معیار بلند کریں بلکہ نوافل سے بھی انہیں سجائیں۔ مالی قربانی میں تو ماشاء اللہ پاکستان کے احمدیوں نے دنیا کی تمام جماعتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے لیکن (بیوت الذکر) کی آبادی کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ اس میں آپ کو صف اول میں کھڑا کردے۔"

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی کا موقع

قرآنی تعلیمات کی رو سے بے سہارا افراد، بیواؤں اور غرباء کی ضروریات پوری کرنا خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا بہترین زینہ ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 106 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے چھ صد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

مشعل راہ

بے جا نکتہ چینی اور گلہ نہ کرو بہتان نہ لگاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 26 دسمبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

’’خیانت نہ کرو، گلہ نہ کرو اور ایک عورت دوسری عورت پر بہتان نہ لگاوے‘‘۔(کشتی نوح ، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 81) اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ مرد جا کر اپنی عورتوں کو سمجھاتے رہیں، خود بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔

پھر کسی عورت نے کسی دوسری عورت پر گلہ کیا تو اس پر آپ نے فرمایا:

’’ایک شخص تھا، اس نے کسی دوسرے کو گنہگار دیکھ کر خوب اس کی نکتہ چینی کی اور کہا کہ دوزخ میں جائے گا۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ کیوں؟ ، تجھ کو میرے اختیارات کس نے دئے ہیں‘‘۔ جنت اور دوزخ میں بھیجنا تو میرا کام ہے۔’’دوزخ اور بہشت میں بھیجنے والا تو میں ہی ہوں تو کون ہے؟‘‘ تو جس نے نکتہ چینی کی تھی اور اپنے آپ کو نیک سمجھا تھا اس شخص کو کہا کہ’’ جا میں نے تجھے دوزخ میں ڈالا اور اور یہ گنہگار بندہ جس کا تو گلہ کیا کرتا تھا کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے اور دوزخ میں جائے گا اس کو میں نے بہشت میں بھیج دیا‘‘ ، جنت میں بھیج دیا۔ تو فرماتے ہیں کہ’’ ہر ایک انسان کو سمجھنا چاہئے کہ ایسا نہ ہو کہ میں ہی الٹا شکار ہو جاؤں‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 10-11 مطبوعہ ربوہ)

آج بھی لوگ ایسی باتیں کر جاتے ہیں کہ فلاں شخص تو بڑا گندہ ہے، گنہگار ہے، جہنمی ہے پھر بعض اپنی بزرگی جتانے کے لئے اس قسم کی باتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ پہلے تو کرید کرید کر کسی کے بارہ میں پوچھتے ہیں کہ فلاں نیکی تم نے کی، فلاں کی ، نماز پڑھی، یہ کیا، وہ کیا ، نمازوں میں دعائیں کرتے ہو، کس طرح کرتے ہو، رقت طاری ہوتی ہے کہ نہیں، رونا آتا ہے کہ نہیں، حوالہ دیا کہ جس کو رونا نہیں آیا اس کا دل سخت ہو گیا۔ تو یہ چیزیں پوچھتے ہیں پہلے کرید کرید کر جو بالکل غلط چیز ہے۔ یہ بندے اور خدا کا معاملہ ہے، انفرادی طور پر کسی کو پوچھنے کا حق نہیں ہے۔ عموماً ایک نصیحت کی جاتی ہے جلسوں میں، خطبوں میں، کہ اس طرح نماز پڑھنی چاہئے اس طرح نماز ادا کرنی چاہئے اور پوری طرح اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے۔ تو ہر شخص کا کام نہیں ہے کہ پہلے کرید کرید کر پوچھے اور پھر جب اس کی حالت کا پتہ کر لے تو یہ کہے کہ تم اتنے دن سے نماز میں روئے نہیں، تمہیں رقت طاری نہیں ہوئی۔ تم نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا یا ہلاکت میں ڈال لیا۔ تو ایسے لوگوں کو حضرت مسیح موعود کی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ خدا کے اختیار ان کو نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارے رونے کو تو خدا تعالیٰ رد کر دے اور اس کے نہ رونے کو قبول کر لے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ’’ دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے۔ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنے کا کیا فائدہ۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک شخص بڑا گناہ گار ہو گا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ میرے قریب ہو جا یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا، فلاں گناہ کیا، لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنوائے گا۔ وہ کہے گا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے سرزد ہوئے۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب گناہ معاف کئے اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دے دیا۔ تب وہ بندہ سوچے گا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت زیادہ ثواب ہو گا۔ تو یہ سوچ کر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنائے گا کہ اے خدا میں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سن کر ہنسے گا اور فرمائے گا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اسے حکم دے گا کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا‘‘۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اس لئے ہمارا کوئی حق نہیں بنتا کہ کسی پر بلاوجہ انگلیاں اٹھاتے پھریں۔’’ تو کیا خبر ہے کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہئے‘‘۔

(بدر جلد نمبر10 صفحہ 10 مورخہ 9/ مارچ 1906ء بحوالہ ملفوظات جلد8 صفحہ 417)

(روزنامہ الفضل 13/ اپریل 2004ء)

تبصرہ

IAAAE کا ٹیکنیکل میگزین 2009-10ء

صدر میگزین کمیٹی: انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب
صفحات انگریزی: 78
صفحات اردو: 30

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز (IAAAE) ہر سال اپنا ٹیکنیکل میگزین شائع کرتی ہے۔ 2009-10ء کا میگزین خاکسار کے سامنے ہے۔ جس کے انگریزی حصہ کے ابتدائیہ میں میگزین کمیٹی کے صدر انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب نے مذہب اور سائنس پر تحقیق اور مسلم سائنسدانوں کے کارنامے بیان کئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کا ایک پُر معارف ارشاد آپ کی خوبصورت تصویر کے ساتھ اس میگزین کی تزئین میں اضافہ کر رہا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ہر قسم کا مفید علم جو انسانیت کے فائدہ کے لئے ہو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اس میگزین کے لئے پیغام میگزین کو چار چاند لگا رہا ہے۔

اس میگزین کے انگریزی حصہ میں شامل دیگر مضامین یہ ہیں۔ ونڈ ٹربائن کا تعارف، کارکردگی، اقسام اور فوائد پر مشتمل مضمون انجینئر امجد احمد صاحب صدر ایسوسی ایشن کراچی چیپٹر نے تحریر کیا ہے۔ 2008-09ء کی سالانہ رپورٹ مکرم شیخ حارث احمد صاحب جنرل سیکرٹری ایسوسی ایشن نے مرتب کی ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ ممبرز کی ٹوٹل تعداد 1142 ہے۔ پاکستان میں 18 لوکل چیپٹرز ہیں۔ انہوں نے ایسوسی ایشن کے تحت مکمل ہونے والے مختلف پراجیکٹس کی تفصیل اس رپورٹ میں شامل کی ہے۔ انجینئر مظہر الحق خان صاحب کی 27 ویں سالانہ کنونشن کی رپورٹ اور تصاویر، کامیابی حاصل کرنے کے گر وائرلیس کمیونیکیشن ، ہارٹ اٹیک اور گرم پانی پینا وغیرہ مضامین پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسوسی ایشن کے یورپین سمپوزیم 2009ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب IAAAE یورپ کی خلافت جوبلی رپورٹ جس میں خاص طور پر واٹر فار لائف پراجیکٹ بھی شامل ہے شامل اشاعت ہیں۔ انجینئر طاہر احمد ملک صاحب نے پاکستان میں پانی کی صورتحال کے حوالے سے تفصیلی تحقیقی مضمون لکھا ہے۔ محمد عثمان خان صاحب نے پاکستان میں توانائی کے بحران پر قلم اٹھایا ہے۔ متعدد تحقیقی مقالہ جات و مضامین اس میگزین کی افادیت میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح اردو حصہ میں علم ہیئت کے بارہ میں قرآن کریم کی عظیم الشان پیشگوئیوں کا ظہور، افریقن ممالک میں IAAAE کی گرانقدر خدمات کا تذکرہ اور مکرم رشید احمد بھٹی صاحب کی ویسٹ افریقہ میں ایک سالہ وقف عارضی کی کارگزاری، قرآن و حدیث کی پیشگوئی اور سائنسی ایجادات، بعثت مسیح موعود اور بیوت کی تعمیرات و برکات کے بارے میں حضرت مسیح موعود کا اقتباس، بیوت کی تزئین کے عملی پہلو اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام جس میں جماعتی تعمیرات کے لئے واقفین کی ضرورت کا بیان ہے شامل کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ دارالصناعۃ کا تعارف، مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیئر کا ذکر خیر، محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت بھی اس میگزین کا حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میگزین کی اشاعت میں حصہ لینے والے جملہ احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اسے قیمتی مضامین اور خوبصورت تصاویر سے آراستہ کیا۔

(ایف شمس)

پاک دل

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ آج تک کسی ایک شخص کا بھی میرے دل میں بغض پیدا نہیں ہوا۔ ہاں ان افعال سے بغض ضرور ہوتا ہے جو سلسلہ احمدیہ اور دین (۔) کے خلاف کئے جاتے ہیں۔ لیکن افعال سے بغض بغض نہیں کہلاتا بلکہ وہ اصلاح کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ ہم چوری کو بے شک برا کہتے ہیں لیکن چور سے ہمیں کوئی بغض نہیں ہوتا وہ اگر چوری چھوڑ دے تو ہم ہر وقت اس سے صلح کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ پس اصلاح محبت کے جذبات کے ماتحت کرنی چاہئے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ محض دوسرے کو نقصان پہنچانے کی خواہش میں دوسرے کی شکایت کر دیتے ہیں۔ ان کے مدنظر یہ نہیں ہوتا کہ اس کی اصلاح ہو جائے بلکہ یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح اسے نقصان پہنچے۔ ایسے لوگ جب میرے پاس کسی کے متعلق شکایت کرتے ہیں اور میں محبت اور پیار سے اسے سمجھاتا ہوں اور وہ سمجھ جاتا ہے تو شکایت کرنے والے کہنے لگ جاتے ہیں بھلا اصلاح کس طرح ہو ہم نے فلاں کی شکایت خلیفۃ المسیح تک بھی پہنچائی مگر انہوں نے کچھ نہ کیا۔ گویا ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس کی شکایت کی جائے اس کے خلاف ضرور کوئی قدم اٹھایا جائے حالانکہ یہ اصلاح کا آخری طریق ہے اس سے پہلے ہمیں محبت اور پیار سے دوسروں کو سمجھانا چاہئے اور اگر وہ سمجھ جائیں تو ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ ہمارے ایک بھائی کی اصلاح ہو گئی۔

(خطبات محمود جلد 15 ص 240)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

خداتعالیٰ سریع الحساب ہے۔ یعنی ہر ایک سے حساب لینے میں کافی ہے

اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو کبھی جھوٹا نہیں ہوتا اگر کہیں بھی کمی ہے تو ہمارے اندر کمی ہے ہماری کوششوں میں کمی ہے

مومن کا امتیاز تقویٰ ہے۔ متقی اللہ کے انعامات سے حصہ پانے والا ہوتا ہے

جو اللہ کا بنتا ہے۔ وہ اسے ہر ذلت سے نجات دیتا ہے اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے

توکل کرنے والے کو مادی اور روحانی دونوں رزق عطا کئے جاتے ہیں

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12/ مارچ 2010ء بمطابق 12/امان 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد فرمایا

گزشتہ خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ حسیب کے حوالے سے ایک تو مومنوں کی حالت کا ذکر ہوا تھا کہ وہ ایمان کی مضبوطی کی وجہ سے ہر ابتلا میں، ہر تکلیف میں جو انہیں مخالفین کی طرف سے پہنچائی جاتی ہے، حسبنا اللّٰہ کا اعلان کرتے ہیں۔ اور دنیا داروں کی طرف سے پہنچنے والی کوئی تکلیف، کوئی دباؤ یا کسی بھی قسم کے ظلم کا طریق ان کے ایمان کو کمزور نہیں کرتا۔ اور دوسری بات یہ ہوئی تھی کہ انبیاء اور مومنین کے مخالفین ان کے دشمنوں اور انہیں تکلیف پہنچانے والوں سے اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ سریع الحساب۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ فیصلہ کر لے کہ مخالفین اور زیادتیوں میں حد سے بڑھنے والوں سے کیا سلوک کرنا ہے؟ تو پھر وہ ہر مغرور اور متکبر کو اس دنیا میں یا آخرت میں پکڑتا ہے۔ اور اس کے ظلموں کا حساب لیتا ہے۔ عموماً ظالم انسان اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی کسی گرفت سے بچتا ہے۔ تو سمجھتا ہے کہ میں جو کر رہا ہوں ٹھیک کر رہا ہوں۔ اور یہ بات اسے ظلم و تعدی میں بڑھا دیتی ہے۔ وہ بظاہر منہ سے خدا کا نام لے رہا ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے علم میں تو ہر چیز ہے۔ اسے پتا ہے کہ اس کے دل میں کیا ہے؟ پس ایسے لوگوں کے بارے میں جب اللہ تعالیٰ حساب کا حکم جاری فرماتا ہے۔ تو بڑا خوفناک انجام ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت ایک حدیث سے یوں ہوتی ہے، بڑا سخت انذار فرمایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز جس کا حساب لیا گیا۔ اسے عذاب دیا جائے گا۔ اس پر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا۔

(صحیح مسلم کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها باب اثبات الحساب۔ حدیث نمبر 7119 دار الفکر بیروت۔ لبنان 2004ء)

یعنی پھر اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حساب نہیں۔ یہ جو حساب جس کا ذکر ہے قرآنِ کریم میں یہ تو صرف پیش ہونا ہے۔ جس سے قیامت کے روز کرید کرید کر حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔ پس یہ بڑا خوفناک انذار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک پر رحم فرمائے۔ ایک مومن کا امتیاز تو تقویٰ پر چلنا ہے۔ اور تقویٰ پر چلنے والا اللہ تعالیٰ کے انعامات سے حصہ پانے والا ہوتا ہے۔ تقویٰ پر چلنے والے وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنے اعمال پر نظر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب یہ کوشش ہو رہی ہو تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفتِ حسیب کس طرح ظاہر ہوتی ہے۔ اس بارے میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ اپنے حسیب ہونے کا قرآنِ کریم میں یوں ذکر فرماتا ہے۔ فرمایا کہ..................

''یعنی وہ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ اور جو اللہ پر توکل کرے وہ اس کے لئے کافی ہے۔ یقیناً اللہ اپنے فیصلے کو مکمل کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک منصوبہ بنا رکھا ہے۔''

اس آیت سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ من یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا۔ یعنی جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا۔

پس متقی کو اللہ تعالیٰ رزق عطا فرماتا ہے اور ایسے راستے کھولتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ ایک متقی رزق کے لئے صرف اور صرف خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے۔ اور جب توکل حقیقی ہو تو پھر خدا تعالیٰ اپنے حسیب ہونے کا اور اپنے کافی ہونے کا نظارہ دکھاتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ رزق محدود لفظ نہیں جیسے اس مادی رزق تک ہی محدود ہو بلکہ اس کے بڑے وسیع معنی ہیں۔ چنانچہ اس کے معنی لغات میں ہر قسم کے رزق کے بھی کئے گئے ہیں۔ مادی رزق کے بھی جو زندگی کی بقاء کے لئے ضروری ہے خوراک ہے اور دوسری چیزیں۔ روپیہ پیسہ ہے۔ اس کے معنی روحانی رزق کے بھی ہیں۔ روحانیت کے ملنے کے بھی ہیں۔ اور اس کے معنی علم کی دولت کے بھی ہیں۔ بلکہ تمام انسانی قویٰ بھی اس میں شامل ہیں۔ ایک متقی انسان کو اور خدا تعالیٰ پر توکل کرنے والے کو صرف دنیاوی مادی رزق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ ہر قسم کے رزق کی اللہ تعالیٰ سے خواہش رکھتا ہے۔ رزق کے وسیع تر معنوں کے لحاظ سے یہ مضمون حضرت مسیح موعود نے ہم پر بہت اعلیٰ رنگ میں کھولا ہے۔ اور جب آپ یہ مضمون بیان فرماتے ہیں جب مثالیں بیان فرماتے ہیں تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس غلامِ صادق کی کوئی بات جس کو کسی اعلیٰ ترین مثال سے بیان کرنا مقصود ہو۔ بغیر آقا کے ذکر کے ہو۔ پس جب آپ روحانی رزق کا بھی ذکر کرتے ہیں تو اس کی مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بیان فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ

''برکاتِ تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان وسائل سے مخلصی بخشتا ہے جو

دینی امور کے حارج ہوں۔ ایسا ہی یعنی ایسی مشکلات یا دینی امور میں حرج آتا ہو اس سے اللہ تعالیٰ نجات دلاتا ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ متقی کو خاص طور پر رزق دیتا ہے۔ یہاں فرمایا کہ یہاں میں معارف کے رزق کا ذکر کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود امّی ہونے کے تمام جہان کا مقابلہ کرنا تھا۔ جس میں اہلِ کتاب، فلاسفر، اعلیٰ درجہ کے علمی مزاج والے لوگ اور عالم فاضل شامل تھے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانی رزق اس قدر ملا کہ آپ سب پر غالب آئے اور ان سب کی غلطیاں نکالیں۔ یہ روحانی رزق تھا جس کی نظیر نہیں۔ قرآنِ کریم کی صورت میں جو روحانی مائدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا۔ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ قرآن کریم کا چیلنج ہے کہ اس جیسی ایک سورۃ بھی کوئی پیدا نہیں کرسکتا۔ بنا سکتا۔ چاہے وہ چھوٹی سورۃ ہو۔ یہ ایک ایسا رزق ہے اور ایک ایسا علمی اور روحانی خزانہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ جس نے نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دنیا کے منہ بند کرنے کے نشان دکھائے بلکہ تا قیامت یہ زندہ جاوید کتاب جو ہے، جس میں ہر نئی ایجاد اور ہر نئے علم کے راستے بیان کئے گئے ہیں کھلتے چلے جاتے ہیں ایک پڑھنے والے پر، غور کرنے والے پر، تفکر کرنے والے پر۔ بشرطیکہ غور کرنے کی نظر ہو۔ جو علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اس میں سے بعض باتیں تو ایسی تھیں جو قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ اس وقت تو صحابہ کی سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی تھی اُن تک۔ اس لئے بعض باتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں ابھی یہ سمجھ نہیں کہ کون کونسے علمی خزانے ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے ہیں۔ مثلاً ایٹم کے بارے میں اس زمانے کے عام مومن کیا بڑے بڑے کبار صحابہ جو تھے، اُن کا تصور بھی نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایٹم کی خوفناکیوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم عطا فرمایا جس کا نام قرآنِ کریم نے حطمۃ رکھا ہے۔ اور فرمایا وما ادراک ما الحطمۃ اور تجھے کیا معلوم ہے جو حطمۃ کیا ہے۔ اب یہ صحابہ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ یہ فرمایا کہ یہ ایسی چیز ہے جو دلوں تک پہنچتی ہے۔ یعنی پہلے دل متاثر ہوتے ہیں پھر باقی جسم پر اثر ہوتا ہے۔ جاپان میں ناگاساکی میں بھی ایک میوزیم بنایا ہوا ہے۔ جہاں ایٹم بم پڑا تھا۔ جس میں ایٹم بم پڑنے کے وقت کے جو لوگوں کی حالت تھی اس کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جو شخص جہاں بیٹھا ہے وہیں بیٹھا رہ گیا دل بند ہو گیا اور اسی حالت میں رہا اور پھر جسم پر کھال وغیرہ جو ہے وہ پگھل گئی ہے اور لٹک رہی ہے۔ اسی بیٹھی ہوئی حالت میں یا لیٹی ہوئی حالت میں یا کھڑے ہونے کی حالت میں۔ بہرحال یہ ایک مثال ہے اور ایسی کئی مثالیں مل جاتی ہیں جو سائنسی ایجادیں ہو رہی ہیں۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو قرآنِ کریم کی برتری کو ثابت کرتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور آپ کی علمی اور روحانی برتری کو یہ چیزیں ثابت کرتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ جنہوں نے آپ سے روحانی فیض پایا اور اپنی استعدادوں کے مطابق علم و معرفت کے خزانے حاصل کئے۔ ان کی فکریں بھی دینی اور روحانی رزق کی تلاش میں ہی تھیں۔ اور بعض تو ایسے تھے کہ دنیاوی اور مادی رزق کو خدا کے سپرد کیا ہوا تھا اور اس کوشش میں ہوتے تھے کہ کب ہمیں علم و معرفت کے خزانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے سننے کو ملیں۔ اور ہم اپنے آپ کو اس رزق سے مالا مال کریں۔ جن میں ایک مثال حضرت ابوہریرہؓ کی ہے جو ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَر پر بیٹھے رہتے تھے کوئی فکر نہیں ہوتی تھی۔ بھوک اور پیاس سے برا حال ہو جاتا تھا۔ لیکن جو علم کا رزق جو روحانیت کا رزق انہوں نے حاصل کیا آج دیکھیں حضرت ابوہریرہؓ کی روایات ہم تک پہنچ کر اس رزق کی تقسیم آج بھی جاری ہے۔ اور تا قیامت جاری رہے گی۔ تو یہ لوگ تھے جو فیض پانے والے تھے اور فیض پہنچانے والے تھے اپنے رزق سے جو انہوں نے حاصل کیا۔ بے شک صحابہؓ کی اکثریت کاروباروں اور تجارتوں میں بھی مصروف ہوتی تھی۔ لیکن تقویٰ پر چلتے ہوئے ان کی سب سے پہلی اور بڑی خواہش یہی ہوتی تھی کہ وہ روحانیت میں بڑھنے والے ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے ہوں۔ اور روحانی مائدوں سے فیض پانے والے ہوں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تازہ بتازہ اترتا تھا۔ اور پھر ان میں سے ایسے تھے جو تھوڑا سا کام بھی کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ اس میں ایسی برکت ڈالتا تھا کہ اس کا منافع بے شمار اور بے حساب انہیں دیتا تھا۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ انہوں نے دعا کے لئے عرض کی رزق و برکت کے لئے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ میرے کاروبار میں ایسی برکت پڑی ہے کہ میں مٹی کو بھی ہاتھ لگاتا تھا تو وہ سونا بن جاتی تھی۔ پس جب انہوں نے تقویٰ پر قدم مارا، دین کو دنیا پر مقدم کیا تو دنیا ان کی غلام بن گئی۔ کئی صحابہ کہتے تھے جو دنیا کے کاروبار بھی کرتے تھے لیکن دنیا کے کیڑے نہیں تھے۔ لیکن ایسے کہ جب ان کی وفات ہوئی ہے ایسے صحابہ کی۔ تو کروڑوں کا سونا بعض اوقات پیچھے چھوڑا انہوں نے۔ اور دوسری جگہ پر بھی۔ پس یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے روحانی رزق کے ساتھ مادی رزق کے بھی بے حساب پانے کے نظارے دیکھے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

جو خدا کا متقی ہو اور اس کی نظر میں متقی بنتا ہے۔ اُس کی نظر میں متقی بنتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں۔ اس کو خدا ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرف سے رزق دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے؟ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا ہے۔ اور بڑا رحیم کریم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے۔ وہ اسے ہر ذلت سے نجات دیتا ہے۔ اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے۔ مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتقاء کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے۔ ان دونوں میں ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ کہ اللہ تعالیٰ تو کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔ اصل یہ ہے کہ ان کا تقویٰ یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابلِ وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے۔ لوگوں کے متقی اور ریا کار انسان ہوتے ہیں۔ سو ان پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے۔ جس سے سرگرداں اور مشکلاتِ دنیا میں مبتلا رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کا سچا اور پورا ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت داؤدؑ زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا۔ جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا۔ اور نہ اس کی اولاد کو دربدر دھکے کھاتا اور ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ فرمایا یہ بالکل سچ ہے اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اور ان کو دوسروں کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں، اولیاء گزرے ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ وہ دربدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں۔ ہرگز نہیں۔ فرمایا میرا تو اعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور اس کی خود حفاظت فرماتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کا بننا تقویٰ اختیار کرنا بنیادی شرط ہے۔ اور تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش ہر ایک انسان کی ہونی چاہئے۔ ہر ایک مؤمن کی ہونی چاہئے۔ جس کا دعویٰ ہے ایمان لانے کا اور تقویٰ کے ساتھ دوسری بنیاد اللہ تعالیٰ پر توکل ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ’’متقی یا متوکل بن کر ایک مومن نہ صرف اپنے رزق کے سامان پیدا کرتا ہے بلکہ اپنی نسلوں کے رزق کے سامان بھی پیدا کرتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی واضح ہو کہ متقی کی اولاد اگر ظلم اور بغاوت پر قائم ہوگی تو اللہ تعالیٰ کا دوسرا قانون چلتا ہے پھر۔ اور وہ برکت حفاظت اٹھا لیتا ہے۔ پس حقیقی متقی کی اولاد اس نیک تربیت کی وجہ سے، ان دعاؤں کی وجہ سے جو وہ اپنی اولاد کے لئے کرتا ہے، خود بھی تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرنے والی ہوتی ہے۔ اور اس طرح نیکی کی جاگ کے ساتھ اگلی نسل میں اللہ تعالیٰ کی محبت برکت اور حفاظت کی جاگ بھی لگتی چلی جاتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود کے یہ الفاظ کسی قانونِ قدرت کے خلاف نہیں اور نہ واقعات کے خلاف ہیں۔ کہ نوحؑ کا بیٹا کیونکر غرق ہو گیا؟ نوحؑ کے بیٹے نے اس تقویٰ سے حصہ لینے کی کوشش ہی نہیں کی بلکہ بغاوت کی۔ اس لئے اپنے انجام کو پہنچا۔

لیکن ایک نیک اور متقی شخص کی اولاد اگر شرک کے علاوہ کسی بھی قسم کی کمزوری دکھاتی ہے۔ یا ناسمجھی کی وجہ سے مادی رزق میں یا کاروبار میں اُسے کیسی قسم کا دھچکا لگتا ہے یا احتمال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے حالات ہی نہیں کرتا جس کی وجہ سے اس کا اتنا برا حال ہو جائے کہ بھوک کے حالات پیدا ہو جائیں۔ بلکہ ان کو جلد سنبھالا دے دیتا ہے۔ اور اگر وہ تقویٰ پر قائم ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے، اگر خود بھی قائم ہے انتہائی تقویٰ پر، تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے خود بھی دیکھ لیتا ہے۔

پھر بعض اوقات بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ دوسری نیکیاں بھی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ہمارے حالات بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ یہاں ایک بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے جو شروع میں بیان کی حضرت مسیح موعود نے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں متقی ہو۔ اور اس کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ ایسے لوگوں کو فکر کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ استغفار پڑھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اگر کہیں بھی کمی ہے تو ہمارے اندر کمی ہے۔ ہماری کوششوں میں ہی کمی ہے۔ تقویٰ نام ہے باریک سے باریک نیکیوں کو بجا لانے کا ان کا خیال رکھنے کا۔ پس اگر کہیں ایسی صورت پیدا ہو رہی ہے۔ جہاں باوجود تمام محنت اور کوشش کے حالات بھی بد سے بدتر ہو رہے ہوں۔ تو ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ کاروباری آدمی کے متعلق کاروبار کے سلسلے میں اگر معمولی جھوٹ بھی بولا جائے تو یہ چیز انسان کو تقویٰ سے دور لے جاتی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ پر توکل کے بھی خلاف ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے انعامات سے فیض پانے کے لئے ہمیں باریک بینی سے اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ کہ کہیں ہماری باتوں میں جھوٹ کی ملونی تو نہیں؟ کہیں نیت میں کھوٹ تو نہیں؟ جو بھی کام کیا ہے صاف اور کھرا اور قولِ سدید سے کام لیتے ہوئے کیا ہے؟ قولِ سدید صرف سچائی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ ایسی سچائی ہے جو واضح طور پر دوسرے کو سمجھ میں آنے والی ہو۔ پھر عبادت کا حق ہے۔ متقی بننے کے لئے عبادت کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ پس حقیقی متقی وہی ہے جو حقوق اللہ ادا کرنے والا بھی ہو اور حقوق العباد ادا کرنے والا بھی ہو۔ اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا حقیقی طور پر گہرائی میں جا کر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ بعض لوگ بلکہ فی زمانہ تو ایک بہت بڑی تعداد دھوکے سے دولت کما لیتی ہے بڑے امیر بن جاتے ہیں۔ اور ظاہر میں بڑی کشائش رکھنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ دولت ان کے لئے آگ ہے۔ ایک تو اس دنیا میں یہ لوگ ہر قسم کی آگ میں جل رہے ہوتے ہیں۔ بیماریوں کی صورت میں ہے، مقدموں کی صورت میں ہے، پھر اور تکلیفوں کی صورت میں ہے۔ بلاؤں کی صورت میں ہے۔ اور یہ دولت پھر ان کے لئے بے چینی کا باعث بنتی ہے۔ دوسرے آخرت کی آگ ہے۔ خدا تعالیٰ اس سے بھی ڈراتا ہے۔ پس یہ جو ان کی دولت ہے یہ کوئی قابلِ رشک چیز نہیں ہے جس کی طرف ہماری نظر ہو ایک مومن کی نظر ہو۔ بلکہ یہ خوف دلانے والی بات ہے۔ لیکن مومن کے لئے جب رزق کا ذکر خدا تعالیٰ فرماتا ہے تو بابرکت رزق کا ذکر فرماتا ہے۔ اصل مقصود ایک مومن کا روحانی رزق ہے۔ جو ہر چیز پر مقدم ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس دنیا میں بھی اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے اور مرنے کے بعد بھی جو دائمی ٹھکانا ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے اپنی رضا کا، اپنی جنتوں کا۔ پس ایک دنیادار کے معیار اور ایک مومن کے معیار کے بہت مختلف ہیں۔ جس کو خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب ہو وہ دنیا کے پیچھے نہیں دوڑتا۔ بلکہ دنیاوی مادی رزق کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ مومن کو بغیر حساب کے رزق دینے اور کافر اور دنیادار کے لئے اس دنیا کی آسائشوں میں ڈوبنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

.... کہ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دنیا کی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ اور یہ ان لوگوں سے تمسخر کرتے ہیں جو ایمان لائے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا وہ قیامت کے دن ان سے بالا ہوں گے اور اللہ جسے چاہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔

پس یہ آیت جہاں خاص طور پر کافروں کے دنیا کی دولت کو ہی سب کچھ سمجھنے کے بارے میں بتا رہی ہے۔ وہاں عموم کے رنگ میں ہر دنیادار کی تصویر کھینچ رہی ہے۔ کہ دنیادار ایک مومن کو اپنی دولت کی وجہ سے حقیر سمجھتا ہے۔ طاقتور بظاہر خدا کے نام پر۔ لیکن دراصل دنیا کے نشے میں ڈوب کر کمزور مومنوں پر زیادتی کرتا ہے۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ قیامت کا بھی ایک دن مقرر ہے۔ اور اس دن خوب کھل جائے گا۔ کہ ظلم اور تعدی کرنے والے اپنی حکومت پر زعم کرنے والے اپنے گروہ کی طاقت کا اظہار کرنے والے کامیاب ہیں یا وہ مسکین جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر زیادتی برداشت کرنے والے ہیں۔ پس یہاں پھر اس طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی یہ کہہ کر کہ والذین اتقوا۔ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ کہ صرف ایمان لانا کافی نہیں ہے۔ بلکہ تقویٰ کا اصول اصل جڑ ہے۔ اس کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ مومنوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اگر تقویٰ نہیں تو صرف ایمان لانا خدا تعالیٰ کا مقرب نہیں کر سکتا۔ آج جب ہم عمومی طور پر عالمِ (۔) پر نظر ڈالتے ہیں تو باوجود اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے کہ جنگوں میں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافروں پر برتری اور فوقیت دیتا ہے۔ (۔) کی حالتِ زار کا ہی نمونہ ظاہر ہو رہا ہے۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ تقویٰ کی کمی ہے ورنہ خدا تعالیٰ تو وعدہ فرماتا ہے کہ میں ایسے ایسے راستے مومنوں کے لئے کھولتا ہوں جس کا ان کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بغیر حساب دیتا ہوں۔ اس بغیر حساب کے دیئے جانے کا نظارہ ہمیں قرونِ اولیٰ میں نظر آتا ہے جب خدا تعالیٰ نے (۔) کی قربانیوں سے بہت زیادہ بڑھ کر انہیں عطا فرمایا اور جب تک کچھ حصہ بھی تقویٰ کا ان میں قائم رہا۔ (۔) حکومتوں کا رعب اور دبدبہ قائم رہا۔ آج بے شک مادی لحاظ سے بعض (۔) ممالک کو خدا تعالیٰ نے تیل کی دولت سے مالا مال کیا ہوا ہے۔ لیکن اس کے باوجود مغربی طاقتوں نے معاشی غلامی کا طوق ان کی گردنوں میں ڈالا ہوا ہے۔ اور اس وجہ سے غریب (۔) ممالک کی معیشت کو سنبھالنے میں یہ دولت کام نہیں آ رہی یا نیتیں نہیں سنبھالنے کی یا خوف ہے۔ جو بھی صورتِ حال ہے بہر حال (۔) کے کام اس طرح نہیں آ رہا جس طرح آنا چاہئے۔ اگر کہیں غریب کی مدد کرنی بھی ہو تو پہلے یہ حکومتیں مغربی حکومتوں کی طرف دیکھتی ہیں۔ ایک تو وہ زمانہ تھا جب باوجود کمزور ہونے کے فوجی ساز و سامان کے لحاظ سے بھی تعداد کے لحاظ سے بھی دولت کے لحاظ سے بھی، ہر لحاظ سے کمزور ہونے کے، ایران کے ناقابلِ شکست تصور کی جانے والی حکومت اور دوسری بڑی بڑی حکومتوں سے ٹکر لی (۔) نے اور ان کو اپنے زیر کیا۔ حکومتیں فتح کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ ظلموں کو روکنے کے لئے۔ اس لئے ظلموں کو روکنے کے لئے اس ایمان نے کام دکھایا جو تقویٰ سے پُر تھا۔ پس ان کو اللہ تعالیٰ نے بے حساب دیا۔ لیکن آج غریب (۔) حکومتیں جو ہیں وہ تو مغربی ممالک کی طرف دیکھتی ہی ہیں بظاہر چند ایک جو دولت مند حکومتیں بھی ہیں اپنے حقیقی رب اور مالک اور معبود کو چھوڑ کر دنیاوی ربوں اور مالکوں اور معبودوں کی طرف نظر کئے ہوئے ہیں۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ تقویٰ میں کمی ہے۔ جس نے ان لوگوں کو جنہیں خدا تعالیٰ نے دنیا کے لئے رہنما بنایا تھا۔ محکوم بنایا۔ اور ایک طرح کی غلامی کی زنجیریں ہیں جن میں یہ (۔) جکڑے گئے ہیں۔ اور یہ بات یقیناً اللہ تعالیٰ کی آخری تقدیر کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ان اللہ غالب امرہ۔ کہ یقیناً اللہ اپنے فیصلے کو مکمل کر کے رہتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جس کا کئی جگہ قرآنِ کریم میں بیان ہوا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول غالب آتے ہیں۔ دنیا کی تقدیر اب .... کے ساتھ وابستہ ہے لیکن کس طرح؟ اس کا جواب یہ ہے۔ اس طرح جس طرح صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پا کر دنیا کو اپنی لونڈی بنایا تھا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تھا۔ تقویٰ کی باریک راہوں کی تلاش کی۔ اور اس پر چلے۔ اسلام کی خاطر جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوئے۔ دشمن کے حملوں اور زیادتیوں سے تنگ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہجرت کی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے ایسے دروازے کھولے جو (۔) کے لئے جن کو شمار کرنا بھی مشکل ہو گیا۔ (۔) کی حالتِ زار جو ابتدا میں تھی۔ اور پھر بغیر حساب دیئے جانے کا ذکر اللہ تعالیٰ

نے کئی جگہ قرآنِ کریم میں یوں فرمایا ہے۔ فرمایا۔............

"تو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو ان لوگوں کے لئے جو احسان سے کام لیتے ہیں اس دنیا میں بھی بھلائی ہوگی اور اللہ کی زمین تو وسیع ہے یقیناً صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے ان کا بھرپور اجر دیا جائے گا"

اس زمانے میں جب (۔) کی ابتداء تھی مکہ میں انتہائی کسمپرسی کی حالت میں (۔) رہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تک پر کفار ظلم کرنے سے باز نہیں آتے تھے۔ اور غریب مسلمانوں پر تو ظلم کی انتہاء کرتے ہوئے مردوں عورتوں کو شہید بھی کر دیا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں فرما رہا ہے۔ پہلی بات یہ کہ ایمان کے ساتھ تقویٰ سب سے بنیادی شرط ہے۔ اور پھر فرمایا جو تقویٰ پر چلتے ہوئے تمام نیکیاں بجالانے کی کوشش کرتے ہیں انہیں آخرت کے علاوہ اس دنیا میں بھی اجر ملے گا۔ پھر فرمایا۔ اس ظلم سے بچنے کے لئے ہمارے لئے بہتر ہے کہ ہجرت کر جاؤ جب ظلم کی انتہاء ہوگی مکہ میں۔ اور یہ ہجرت جو ہے تمہارے لئے وسعتوں کے سامان پیدا کرے گی۔ یہ نہ سمجھو کہ جو ظلم تم پر ہوئے یہ یونہی رائیگاں چلے جائیں گے۔ ہر ہر ظلم کے بدلے میں خدا تعالیٰ تمہیں ایسے اجروں سے نوازے گا جن کا تم شمار بھی نہیں کر سکتے۔ اور یہی صبر کرنے والوں کی جزا ہے۔ اور پھر جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا کہ ان صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ایک بڑے حصے کا حکمران بنا دیا۔ ان کو حکومتیں عطا ہوئیں۔ پس وہ تقویٰ تھا، اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی تھی جس نے نہتوں اور کمزوروں کو حکومتیں عطا فرمائی۔ آج یہ (۔) کی بدقسمتی ہے۔ کہ حکومتیں ہونے کے باوجود ایک لحاظ سے محکوم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کیونکہ سچے وعدوں والا ہے، ظاہر ہے سچے وعدوں والا ہے۔ اس نے یہ تمام نظارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے دکھا کر یہ بھی بتا دیا تھا کہ تقویٰ اور صبر کے پھل صرف کسی زمانے تک محدود نہیں۔ بلکہ جس طرح قرونِ اولیٰ کے مومنوں نے یہ پھل کھائے، نمونے دکھائے۔ ایک تاریک زمانے کے بعد مومنین پھر یہ پھل کھائیں گے۔ اور ...... اس کی جماعت کے ذریعے سے ہوگا۔ اور یہی حالات جو بیان ہوئے ہیں۔ ہزاروں (۔) پر من حیث الجماعت مسیح موعود کی جماعت پر بھی گزریں گے۔ اور جس طرح ابتداء میں (۔) پر زمین تنگ کی گئی تھی۔ تو (۔) پھیلنے کے دروازے کھلتے چلے گئے، اسی طرح مسیح موعود پر بھی زمین تنگ کی جائے گی اور اس کے بعد یہ راستے کھلیں گے۔ اس لئے.............. نصیحت فرمائی تھی بلکہ وصیت فرمائی تھی کہ تم اس زمانے میں مسیح موعود کے تنگ کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔ بلکہ اس کو جا کر میرا سلام پہنچانا میری مدد کرنا۔

آج ہر احمدی گواہ ہے کہ پاکستان میں جماعتی طور پر ہمارے پر زمین تنگ کی گئی۔ مختلف قسم کی پابندیاں لگائی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے آج 195 ممالک میں احمدیت کا پودا لگا دیا۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ افراد کی ترقی جماعت کی ترقی سے وابستہ ہے۔ انفرادی نقصانات سے جماعت کی ترقیاں رک نہیں جاتی۔............ اور آج بھی احمدیوں کی قربانیاں احمدیت کی ترقی کا باعث بنتی چلی جارہی ہیں۔

آج دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں مسیح (موعود) کا پیغام نہیں پہنچ رہا۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے موجود نہیں۔ دنیا میں اس وقت MTA کے ذریعہ سے ہر جگہ پیغام پہنچ رہا ہے۔ اور جب درود اگر MTA کے ذریعے سے پڑھا جاتا ہے تو دنیا کے ان ملکوں میں چاہے کوئی پڑھنے والا ہو نہ ہو، اس کی فضاؤں میں وہ درود بہرحال پھیل رہا ہے۔ اس وقت دنیا کے جیسا کہ میں نے کہا 195 ممالک ایسے ہیں جہاں اس وقت MTA کا چینل دیکھا اور سنا جا رہا ہے لیکن دنیا کے کسی اور چینل کی یہ ضمانت نہیں ہے کہ ایک وقت میں تمام براعظموں کے 195 ممالک میں ان کا ٹی وی چینل دیکھا اور سنا جاتا ہو۔ اور یہ چینل احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت بھی دیکھ رہے ہیں۔ بعض اعتراض تلاش کرنے کے لئے دیکھتے ہیں بعض علم کے حصول کے لئے دیکھتے ہیں۔ لیکن بہرحال دیکھا ضرور جاتا ہے۔ پس یہ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ الٰہی جماعتوں کی یہی نشانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے۔ کہ جب ان پر زمین تنگ کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے اور جگہوں پر اور مختلف رنگ میں اور مختلف طریقوں سے وسعت کے سامان پیدا فرما دیتا ہے اور مسیح (موعود) کی جماعت کے ساتھ یہ سلوک تو خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرمایا اور فرمانا تھا کہ (۔) کی آخری فتح اللہ تعالیٰ کے وعدوں .... کے مطابق مسیح موعود کے ذریعے ہونی ہے۔ انشاء اللہ۔

اللہ کرے کہ ہم انفرادی طور پر بھی اس اہم ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اس مقصد کے حصول کے لئے، جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے کوشش کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے بغیر حساب، اجر کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ آمین

ساتھیو!

شش جہت نور سے جگمگانے لگے دہر میں گونجتی ہے ...... ساتھیو
کر چکے ہیں مسخر فضاؤں کو بھی اب غلامِ مسیحِ زماں ساتھیو

راہنما جو خدا نے ہے بخشا ہمیں اس کے قدموں سے اٹھتی ہوئی دھول سے
دیکھئے دیکھئے کتنی دلکش حسیں بن رہی ہے نئی کہکشاں ساتھیو

برگزیدہ شجر موسموں سے لڑا بجلیاں بھی گریں آئے طوفان بھی
یہ تو پلتا رہا اور بڑھتا رہا آج یہ ہو چکا ہے جواں ساتھیو

پُر خطر راہ سے مسکراتے ہوئے ہم تو کرب و بلا سے گزرتے رہے
کوئی منزل ہماری بدل نہ سکی آئی جو آفتِ ناگہاں ساتھیو

ہم نے دیکھا خدائی کا زندہ نشاں وہ جو فرعون رستے میں آیا مگر
اس کے ٹکڑے بدن کے ہوا میں اڑے مٹ گیا اس کا نام و نشاں ساتھیو

زادِ راہ لے کے تقویٰ کا چلتے رہو منزلیں دے رہی ہیں صدائیں ہمیں
پیش قدمی کرو یہ زمیں ہی نہیں اب تو کرنے ہیں زیرِ آسماں ساتھیو

منزلیں طے ترقی کی کرتے چلو "ایک مردِ خدا" نے یہ دی ہے دعا
سر پہ رحمت کا سایہ ہمیشہ رہے، ہو ہمیشہ خدا نگہباں ساتھیو

مبارک احمد ظفر

مکرم فہیم احمد صاحب

میری امی جان مکرمہ محمودہ ثروت بیگم صاحبہ

میری امی جان محترمہ محمودہ ثروت بیگم صاحبہ اپنی طبعی عمر گزار کر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر ہمیشہ راضی رہتے ہوئے ایک مختصر علالت کے بعد 10/اکتوبر 2009ء کو بعمر 90 سال ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ موصیہ ہونے کے باعث آپ کی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

آپ 15/اکتوبر 1919ء کو نواب شاہ سندھ میں جہاں آپ کے والد حضرت شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس رفیق حضرت مسیح موعود بغرض ملازمت تعینات تھے (سابق امیر ضلع کراچی) کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سندھ میں حاصل کی بعد ازاں قادیان سے ثالثہ کا امتحان پاس کیا۔

آپ کی شادی محترم چوہدری محمد انعام اللہ صاحب جو کہ رفیق حضرت مسیح موعود محترم بابو اکبر علی صاحب آف سٹار ہوزری قادیان کے فرزند تھے سے ہوئی۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے پہلے گوجرانوالہ اور بعد میں ملتان میں مستقل سکونت اختیار کی۔

میری امی جان لجنہ اماء اللہ کی ایک فعال رکن رہیں۔ آپ پہلے جنرل سیکرٹری اور بعد ازاں لمبے عرصہ تک ملتان کی صدر لجنہ اماء اللہ رہیں۔ مجھے یاد ہے بچپن میں تمام گھروں سے خود دو آنہ چندہ ممبری وصول کرتیں اور باقاعدگی سے منی آرڈر مرکز کو بھجواتیں۔ خلافت سے اتنا پیار تھا کہ حضور انور کی طرف سے جب بھی کوئی تحریک آتی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور جب تک ارشاد کی تکمیل نہ ہو جاتی آرام سے نہ بیٹھتیں۔

آپ کو مطالعہ سے بہت دلچسپی تھی۔ خصوصاً تلاوت قرآن بہت کرتیں۔ عمر کے آخری حصے میں بھی باقاعدہ روزہ رکھتیں اور قرآن پاک کے رمضان میں تین دور مکمل کرتی تھیں۔ ان کی سائیڈ ٹیبل پر کتابوں کا ہر وقت ڈھیر موجود رہتا۔ انہیں درثمین زبانی یاد تھی اور اپنی عمر کے آخری حصہ میں اشعار کا ورد کرتی رہتیں۔ غیر احمدی گھروں کے بچوں کو باقاعدگی سے قرآن ناظرہ پڑھاتیں اور دل کھول کر غرباء کی امداد کرتیں۔

جلسہ سالانہ ربوہ میں اپنے بچوں کے ساتھ شامل ہوتیں اور باوجود گھٹنوں کے درد کے ملتان سے ربوہ کا لمبا سفر بس کے ذریعے کرتیں اور خوشی محسوس کرتیں۔ آپ کے والد صاحب آپ کو محمودہ صابرہ کہتے تھے۔

آپ نے زندگی بڑی سادگی سے گزاری اور ہمارے والد صاحب کی آمدنی محدود ہونے کے باوجود صبر اور شکر سے گزارا کیا اور کبھی شکایت نہ کی۔ اپنے بچوں کو صبر، محنت اور راضی برضا رہنے کا درس دیتیں اور اللہ تعالیٰ کو ہی ہر اجر دینے والی ہستی قرار دیتیں۔ ان کی اس تربیت ہی کی وجہ ہے ہم چھ بہن بھائی خوشحال ہیں اور اپنے اپنے گھروں میں مقیم ہیں۔ آپ اپنی اولاد کو خلافت سے وابستہ رہنے اور دل کھول کر چندہ دینے کی ترغیب کرتیں اور اپنی تنگ دستی کے باوجود غریب غرباء کی امداد کرتیں۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کا حساب فاضلہ نکلا۔

ہمارے والد صاحب کی وفات 1997ء میں ہوئی۔ آپ نے یہ صدمہ بڑی ہمت سے برداشت کیا اور ہمیں بھی صبر کی تلقین کرتیں۔ آپ نے خرابی صحت کے باوجود امریکہ، لندن اور سعودی عرب کا سفر اختیار کیا اور اپنے بچوں سے ملنے گئیں اور خوش وخرم واپس آئیں۔

آپ نے اپنے پیچھے 3 بیٹے مکرم نعیم احمد صاحب امریکہ، مکرم ندیم احمد صاحب ملتان اور خاکسار چھوڑے ہیں اور تین بیٹیاں محترمہ نسیم خان صاحبہ لندن، روبینہ قاضی لاہور اور ثمینہ طارق کینیڈا چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ اپنے سائے میں رکھے اور ہماری امی جان کی خواہشات کے مطابق نیک زندگیاں گزارنے اور نیک کاموں کی توفیق دے اور ہماری امی جان کے درجات بلند کرے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں اور رشتہ داروں کو جزا دے جنہوں نے تعزیت کے لئے فون کیا یا خود تشریف لائے۔

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 052-4594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

HAROON'S

Islamabad Pindi Lahore

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرمہ ساجدہ صدیق صاحبہ دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ لکھتی ہیں۔

میرے پیارے بیٹے مکرم عبدالحی صاحب ابن مکرم ڈاکٹر صدیق احمد صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان مورخہ 17/اپریل 2010ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے ہمراہ مکرمہ آنسہ اشرف صاحبہ بنت مکرم محمد اشرف طاہر صاحب شکور پارک ربوہ میں دو لاکھ روپے حق مہر کے عوض کیا۔ مکرم عبدالحی صاحب مکرم منشی اللہ رکھا صاحب مرحوم سابق قائمقام مینیجر بشیر آباد سٹیٹس کے پوتے اور مکرم نذر احمد صاحب مرحوم ربوہ کے نواسے ہیں۔ جبکہ مکرمہ آنسہ اشرف صاحبہ مکرم محمد اسحٰق انور صاحب (واقف زندگی) کارکن تحریک جدید ربوہ کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ جانبین کیلئے بہت مبارک فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد فہیم صاحب ایڈووکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی محترم مہر ارشاد اللہ سیال صاحب ابن مکرم مہر شیر محمد صاحب سیشن جج اینٹی کرپشن ملتان چند روز بیمار رہ کر مورخہ 19/اپریل 2010ء کو اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ مورخہ 20/اپریل کو مرحوم کی نماز جنازہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں محترم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ پھر میت کو جھنگ لے جایا گیا جہاں مکرم جواد احمد صاحب مربی سلسلہ جھنگ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں جماعت کے کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے تدفین کے بعد محترم ظہور احمد صاحب امیر ضلع جھنگ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے تمام عمر اپنے فرائض نہایت دیانتداری سے سرانجام دیئے اور جماعت کی نیک نامی کا باعث رہے۔ آپ کا نام ہائی کورٹ کے جج کے لئے بھی گیا مگر احمدی ہونے کی وجہ سے رد کر دیا گیا۔ مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم غیور احمد صاحب متعلم پی ایچ ڈی جرمنی، مکرم ظہور احمد صاحب ایم سی ایس لندن، مکرم محمد فاتح صاحب متعلم ایم ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ جرمنی، مکرم رافع احمد صاحب متعلم الیکٹریکل COMSAt انجینئرنگ لاہور اور ایک بیٹی گل زریں متعلم کے۔ ای میڈیکل کالج لاہور اور ایک بہن مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ پروفیسر اپواء کالج لاہور چھوڑی ہیں۔ تمام احباب جماعت جھنگ کا بہت شکریہ جنہوں نے اس غم کے موقع پر اپنے حسن سلوک سے غم کو کم کرنے میں مدد کی اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اجر عظیم سے نوازے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور تمام پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ

1954 NASIR ناصر 2010

دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال

حکیم میاں محمد رفیع ناصر

نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں

عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

047-6211434
6212434
FAX: 6213966

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

رعائتی قیمت =/30 روپے 25ML -/100 روپے 120ML

GHP-55/GH	GHP-319/GH	GHP-324/GH	GHP-354/GH	GHP-383/GH	GHP-391/GH
ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے	امراض معدہ بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے	اسہال ۔ پیچش ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔	نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔	حلق و گلے کے امراض، گلے وٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے موثر اور آزمودہ علاج ہے۔	خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی موثر ترین دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217

فون: 0333-9797797, 047-6211399

راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

نئے صوبوں سے ملک مضبوط ہوگا متحدہ قومی

موومنٹ کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ نئے صوبوں کی تشکیل سے ملک کمزور نہیں مضبوط ہو گا، پنجاب کے سرائیکی خطے اور جنوبی پنجاب کا مسئلہ حل کریں گے۔ روٹی، کپڑا اور مکان کا نعرہ لگانے والوں نے عوام کو کچھ نہیں دیا، اقتدار میں آ کر جاگیرداروں اور وڈیروں کی زمینیں غریب عوام میں تقسیم کر دی جائیں گی اور ان کی زمینیں بیچ کر ملکی قرضے ادا کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں بیک وقت ہونے والے کنونشن سے بذریعہ ٹیلی فون اپنے خطاب میں کیا۔

بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کی دفتر خارجہ طلبی

وزارت خارجہ کے حکام نے اپنے دفتر میں بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر راہول کو طلب کر کے ممبئی حملوں سے متعلق 6 دستاویزات ان کے حوالے کیں جن میں وہ تمام تفصیلات بھی شامل ہیں جو پاکستان کی طرف سے حملوں کے حوالے سے اب تک حتمی پیشرفت کی شکل میں سامنے آئی ہیں جبکہ بھارت سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان اس حوالے سے جن معلومات اور تفصیلات کا مسلسل مطالبہ کر رہا ہے وہ بھی پاکستان کو بلاتاخیر فراہم کی جائیں۔ ان دستاویزات میں بھارت سے اجمل قصاب اور فہیم انصاری کی حوالگی کا باضابطہ مطالبہ کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ دیگر معاملات بھی شامل ہیں۔

سپریم کورٹ آئین کی روح کے خلاف ترمیم کو کالعدم قرار دے سکتی ہے

مسلم لیگ (ق) کے صدر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ آئین کی روح کے خلاف ترمیم کو کالعدم قرار دے سکتی ہے۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) مفادات کی جنگ لڑ رہی ہے انہیں عوام کے مسائل سے کوئی دلچسپی نہیں، پختونخواہ کے نام کو 18 ویں ترمیم کے ساتھ منسلک نہ کرنے کی تجویز دی تھی، آئندہ پارلیمانی اجلاس میں 19 ویں ترمیم لانے کا اعلان کریں گے۔ انہوں نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر پارلیمنٹ اکثریت کے زور سے غلط آئین سازی کرے تو سپریم کورٹ اس کو رد کر سکتی ہے۔ سپریم کورٹ کو آئین کی تشریح کا مکمل اختیار حاصل ہے۔ حکومت مہنگائی کنٹرول کرنے میں ناکام ہوئی تو عوام کو سڑکوں پر لائیں گے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 27/اپریل

طلوع فجر	3:59
طلوع آفتاب	5:25
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:47

درخواست دعا

مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم ومحترم ادریس احمد سون صاحب صدر جماعت احمدیہ بھماں ضلع لاہور بعارضہ قلب بیمار ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

البشیرز
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود: 0345-4111191

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:citipolypack@hotmail.com

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئٹر ہاوز پائپ بنانے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد: 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-6170513,042-7963207,7963531

ری پبلک UPS بمعہ سٹیبلائزر اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوت الذکر سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجرز، سٹیبلائزر حاصل کریں
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

جلسہ سالانہ U.K
جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب U.K ویزا کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں
Education Concern ®
0302-8411770
042-5162310
فرخ لقمان
67۔سی فیصل ٹاؤن لاہور

منفرد پیشکش
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
طالب دعا: منور احمد جاوید
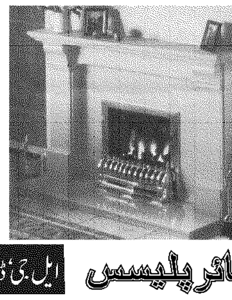
منور اینڈ سنز
بھاری گیج کے گیزر
نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
فائر پلیسس
ایل جی، ڈاؤلینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل، اورینٹ، مٹسوبشی، سپر ایشیا
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجنہ چوک لاہور پاکستان

MBBS in China
With PMDC
➔Xian Jiaotong University
Affiliated with PMDC approved by W.H.O & Govt. Of China.
➔Southeast University.
->No need to take any test in Pakistan due to PMDC.
->Admissions are open for September / October.
->Very appropriate tuition fee.
English Medium.
->No Bank Statement, No IELTS / TOEFL
->Pay fee upon arrival to the University.
->Excellent environment for female Students.
Education Concern®
Mr. Farrkh Luqman
67-C Faisal Town, Lahore, Pakistan
042-35177124 /35162310/ 0302-8411770.

FD-10

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
042-7223228
7357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ